

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ قُلْنَا لِهٰمْ اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلْنَا اَلَيْسَ اَنْتُمْ بِلَا تَشْعُرُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰثٰرَ
فَاٰتُوا سَحَابَ الشَّیْطٰنِ وَلَهُمْ اَلِیُّ عَذَابِ السَّعِیْرِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس
کی پیروی کر رہے ہیں، جس پر اپنے باپ دادا کو پایا جاتا ہے، اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو، اسی
سورۃ لقمان آیت ۲۱

تیسری عمر

برکت اللہ پانی پتی

تحقیق و تالیف

قائم شدہ

یکم محرم ۱۴۱۹ھ

البرکات تبلیغی ٹرسٹ

بیت نمبر ۶۶ کوثر، آٹو لائیڈ، کراچی

شرک و کفر، بدعات اور فرقہ پرستی کے خلاف جہاد ہے

مارچ ۲۰۱۹ء

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْيَالِنَا مَنِ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

لوگوں کی اچھی خاصی تعداد جو پاک و ہند اور اُس کے اطراف سے تعلق رکھتی ہے ہر سال
۱۲ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کا جشن پیدائش (سالگرہ عیسائیت کی تقلید تیسری عید) عید میلاد النبیؐ
کے نام سے مناتی ہے اس تقریب کا انتظام کرنے والے اسے کارِ ثواب سمجھ کر کرتے ہیں ان
تقاریب بدعت میں چندہ دینے والے اور شرکت کرنے والے حضرات کو ثواب در این کی خوشخبریاں
بھی منتظم صاحبان کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ رسم سراسر بدعت ہے اس کا ثبوت کہیں
بھی قرآن و حدیث میں نہیں ملتا دوسری بات یہ کہ اگر آپ کی ولادت باسعادت کا جشن منانا جائز
ہے۔ تو پھر آپؐ نے کیونکر اپنی سالگرہ نہ منائی؟ آپ کی اپنی سالگرہ نہ منانے سے دو باتیں ظاہر
ہوتی ہیں پہلی بات تو یہ کہ آپؐ کو نہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی خود آپؐ نے اس فعل کو
درست جانا دوسری بات یہ کہ آپؐ نے اس دن کی فضیلت نہ تو اپنے صحابہ اکرام کو بتائی اور نہ ہی
آپؐ کے صحابہ اکرام نے اس دن کو فضیلت والا دن جانا آپؐ کی موجودگی میں یا آپؐ کی
وفات کے بعد انہوں نے آپؐ کی پیدائش کا جشن منایا۔

حدیث و تاریخ کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ کائنات میں نبی اکرمؐ سے سب سے زیادہ محبت

کرنے والے، آپ پر اپنی جانیں نچھاور کرنے والے آپ کے ہر حکم پر عمل کرنے والے آپ کے صحابہ اکرامؓ تھے مگر کسی بھی صحابیؓ نے نہ تو آپ کی حیات مبارکہ میں اور نہ ہی آپ کی وفات کے بعد آپ کی پیدائش کا جشن عید میلاد النبیؐ کے نام سے یا کسی اور طریقہ سے منایا ہو؟

یہ بدعتِ بدعتیہ ایسا فعل ہے جو کسی بھی اعتبار سے کارِ ثواب نہیں بلکہ یہ تو کارِ عذاب ہے اس دن یہ فرقہ پرست کم علم لوگ ناچ گانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں بازاروں میں جلوس نکالتے ہیں چھکڑوں میں بیل جوت کرے، تماشا لوگ سوار ہو جاتے ہیں گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر گلی کو چوں میں ادھم مچاتے ہیں اس طرح ایک اور فرقہ رافضی اپنے جلوس میں گھوڑے کو شامل کرتے ہیں تو آپؐ حضرات ان کو مسلمان نہیں سمجھتے جبکہ ان کے پاس اپنے جلوس میں گھوڑے، بیل، گائے، اونٹ نہیں، بڑک، بڑالی، ٹریکٹر، کاریں، موٹر سائیکل، وغیرہ شامل ہونے کے باوجود پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے تھے؟

ان جلوسوں میں بدعتی لوگ نعتیں (شرکیہ کلمات والی) پڑھتے ہیں اور فرضی ملاوٹ شدہ واقعات لکھا ہوا پیکر پر قل آواز میں بیان کرتے ہیں ٹیلی ویژن پر بہت سے داڑھی منڈے دین فروش اور بے نمازی بدعتی مرد نعت خوانی کے ذریعے اپنے پیٹ کا جہنم بھرتے ہیں یہ لوگ عید میلاد النبیؐ میں جا بجا نعتیں پڑھتے ہیں۔ اور نذرانے وصول کرتے ہیں اور اپنا کاروبار چلاتے ہیں لیکن جب نماز کا وقت آتا ہے تو یہ خود غرض نعت خواں ایک طرف اکٹھے ہو کر پان کھاتے اور سگریٹیں پھونکتے ہیں۔ اگر آج یہ لوگ اس بدعت سے باز آجائیں تو ایسی بے پردہ عورتیں جو چند سکوں کے عوض اپنی آواز (ستر) کو نشر کرتی ہیں اور ایسے داڑھی منڈے بے نمازی اور شرکیہ کلمات والی نعتیں گانے والے دین فروش بدعتی مردوں کا کاروبار انشاء اللہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

جہاں تک نعت رسول مقبول کا تعلق ہے تو یہ اچھا فعل ہے دور رسالت مآبؐ میں حسان بن

ثابت کعب، عبداللہ بن رواحہؓ اکثر و بیشتر نعتیہ اشعار پڑھتے تھے اور آپ ﷺ ان اشعار کو پسند بھی فرماتے تھے لیکن نعت گوئی کی شکل میں شرک کرنا ان نعت خواں صحابہؓ سے ثابت نہیں اور نہ ہی ان مقدس ہستیوں سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے نعت خوانی کو کاروبار بنایا ہو جیسے آج کل کے نعت خوانوں کا نعت خوانی نفع بخش کاروبار بنا ہوا ہے نعت خواں حضرات اور خواتین یہ سمجھتے ہیں کہ نعت خوانی کا رثواب ہے ہاں اگر ان نعتوں میں شرکیہ کلمات نہ ہوں ورنہ یہ شرک و کفر ہے اور شرک، کفر کا ارتکاب کا عذاب ہے بالخصوص شرکیہ نعتیں لکھنے والے تو صد فیصد عذاب الہی کو دعوت دینے والے ہیں نعت کا لکھنا صرف اسی وقت تک جائز اور درست ہے جب تک اس میں نبی اکرم ﷺ کے مناقب میں اس قدر مبالغہ کریں جیسا کہ درج ذیل اشعار میں کیا گیا ہے پھر تو یہ نعت خوانی کسی بھی طور سے قابل تعریف نہیں رہتی۔

۱۔ بھردو جھولی میری یا محمدؐ تیرے در سے نہ جائیں گے خالی (استغفر اللہ)

۲۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے (نعوذ باللہ)

۳۔ وہی جو عرش پر تھا مستوی خدا ہو کر اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر (نعوذ باللہ)

۴۔ اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے (نعوذ باللہ)

قرآن پڑھنا تو بے شک و شبہ احادیث رسول مقبول ﷺ کی روشنی میں کارثواب ہے لیکن نعت خوانی

کو کارثواب کہنا اور سمجھنا اور اس کا اہتمام کرنا بدعت ہے جو کہ کسی بھی لحاظ سے قابل تعریف نہیں

بلکہ قابل مذمت ہے بالخصوص اس صورت میں جبکہ نعتوں میں شعر بھی مشرک نہ ہوں۔

لِللّٰہِ ذُرَاغُوْرٌ کَیْجَیْءُ کہ آج کل کیا ہو رہا ہے یہ ڈاڑی منڈے بے نمازی، بدعتی، اور پیشہ درمرد جگہ جگہ

نعت خوانی کرتے ہیں اور حرام کھاتے پھرتے ہیں اور یہ بنی سنوری بے حجاب بے پردہ عورتیں

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور دیگر محافل وغیرہ میں آوازیں بنانا کر شرکیہ کلمات والی نعتیں فلمی گانے کی طرز

پرگاتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ثواب حاصل کر رہی ہیں یہ الٹا وظیفہ انہیں شیطان نے بتا دیا ہے کہ گناہ کمانے کو ثواب کمانا سمجھا جاتا ہے کیا دور رسالت مآبؐ میں بھی اسی طرح نعت خوانیاں ہوا کرتی تھیں؟ جب نہیں ہوتی تھیں تو پھر کیوں نہ ایسی نعت خوانی کو بدعت اور نعتیں پڑھنے والوں کو بدعتوں کے موجد اور سرپرست سمجھا اور کہا جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک بدعت اپنے اندر ہزار برائیاں رکھتی ہے اور ایک سنت رسولؐ اپنے اندر لاکھ بھلایاں رکھتی ہے عید میلاد النبیؐ کے بارے میں ایک تاریخی دلیل یہ بھی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول آپؐ کی پیدائش کا دن نہیں بلکہ آپؐ کی پیدائش کا دن ۸ یا ۹ ربیع الاول ہے اس بات کی وضاحت سیرت النبیؐ میں شبلی نعمانی نے بہت اچھی کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ۱۲ ربیع الاول کو خوشیاں منانے والے نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی خوشیاں نہیں مناتے بلکہ آپؐ کی وفات پر خوشیاں مناتے ہیں اس لیے کہ تمام موخین کا ر (سوائے شیعہ حنفیات کے) اس بات پر اتفاق ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو آپ ﷺ نے وفات پائی ہے۔

میرے عزیزو! ذرا غور فرمائیے! کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن یہ جاہل اور بدعتی لوگ خوشیاں مناتے ہیں جلوس نکالتے ناچتے گاتے ہیں کیا اسی کا نام محبت رسولؐ ہے؟ افسوس یہ کم علمی کی انتہا نہیں تو یہ پھر کیا ہے یہ جہالت اور نادانی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے کہ محسن انسانیت ﷺ کو اعظم، حکیم الامت ہادی و رہبر ﷺ کی وفات کے دن عید (خوشی) منائی جائے؟

اے لوگو! ہوش کی دنیا میں آئیے اور تحقیق کیجئے کہ کس دشمن نے آپؐ کو اس غلط راہ پر لگایا ہے؟ وہ کون ظالم تھا جس نے آپؐ کو الٹا سبق پڑھایا وہ کون لوگ ہیں جو آپؐ کو غلط راستے پر لے جانا چاہتے تھے؟ کبھی آپؐ نے غور فرمایا؟ اگر نہیں غور کیا تو آئیے اور تحقیق کی دنیا میں ہمارے شانہ بشانہ چلئے ہم انشاہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو صحیح راستہ دیکھائیں گے تو ملاحظہ فرمائیے تاریخی ابتدائے بدعت

عید میلاد النبیؐ کی علمی ثبوت کے ساتھ۔

اس بدعت کا اول موجد ابوسعید کوکبوری بن الحسن علی بن بکتکبیین بن محمد المقاب الملک المعظم مظفر الدین صاحب (اربل موصل) المتوفی ۱۸ رمضان ۶۳۰ھ ہے یہ بادشاہ ان محفلوں میں بے دریغ دولت خرچ کرتا آلات لہو لعب کے ساتھ راگ رنگ کی مجلس منعقد کرتا تھا۔

رشید احمد گنگوئی لکھتے ہیں: ترجمہ! المل تاریخ نے صراحت کی ہے کہ یہ بادشاہ بھاٹوں اور گانے والوں کو جمع کرتا اور گانے کے آلات سے گانا سنتا اور خود ناچتا ایسے شخص کے فسق اور گمراہی میں کوئی شک نہیں ہے اس جیسے فعل کو کیسے روا اور اس کے قول پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ (رفقاؤی شیدیہ) مختصر کیفیت اس فسق کی اور ایجاد اس بدعت کی یہ ہے کہ مجلس مولود کے اہتمام میں بیس قبہ لکڑی کے بڑے عالی شان بنواتا اور ہر قبہ میں پانچ پانچ طبقے ہوتے ابتداء ماہ صفر سے ان کو مزین کیا جاتا ہر طبقہ میں ایک ایک جماعت راگ گانوں والوں، مپہ خیال گانے والوں اور باجے کھیل تماشے ناچ کود کرنے والوں کی بٹھائی جاتی اور بادشاہ مظفر الدین خود مع اراکین و ہزار ہا مخلوق قریب و جوار کے ہر روز ان قبوں اور طبقوں میں جا کر ناچ رنگ وغیرہ سن کر خوش ہوتا اور خود ناچتا پھر اپنے قبہ میں تمام رات راگ رنگ لہو لعب میں مشغول رہتا۔ اور قبل دوروز ایام مولود کے اونٹ گائے، بکرے بے شمار کال کر میدان میں ان سب کو ذبح کروا کر ہر قسم کے کھانوں کی تیار کروا کر اہل مجالس کو کھلاتا اور شب مولود کو کثرت سے راگ قلعہ میں گواتا تھا۔

موجودہ دور میں ان محفلوں میں ٹوسٹ ڈانس پنجابی بھنگڑا، لوک ناچ، اور جدید آلات موسیقی، فلمی گانوں کی دھنوں پر یہ بدعتی لوگ قص کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ گانے ختم کرنے اور آلات موسیقی توڑنے مٹانے کیلئے آئے تھے۔

ترجمہ حدیث: اللہ تعالیٰ نے مجھے آلات لہو لعب کے مٹا دینے کا حکم دیا ہے جو ہاتھ سے بجائے

جاتے ہیں اور جو منہ (باجے وغیرہ) سے بجائے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد دوم ۳۱۸)

محفل میلاد کے جواز کا فتویٰ دینے والا اور اس کے لیے مواد جمع کرنے والا دینا پرست جھوٹا اور بے دین آدمی تھا بادشاہ نے اس کے صلہ میں اس کو ایک ہزار اشرفی انعام دی تھی (ابن خلکان) اس کا نام ابو الخطاب عمر بن الحسن المعروف بابن وحیہ ابکلی متوفی ۶۰۳ھ ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ ترجمہ: ابن بخار کہتے ہیں کہ میں نے تمام لوگوں کو وحیہ ابکلی کے جھوٹ اور ضعیف ہونے پر متفق پایا۔ (لسان المیزان جلد چہارم)

ترجمہ: وہ آئمہ دین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کرنے والا خبیث زبان والا تھا۔ بڑا احمق اور متکبر تھا۔ اور دین کے کاموں میں بڑا بے پروا اور سست تھا (لسان المیزان جلد چہارم ۲۹۶)

میلاد النبیؐ کی خوب ساختہ عید کی مانند ایک اور بدعت بھی برصغیر کے نام نہاد مسلمانوں نے اپنا رکھی ہے وہ یہ ہے کہ غمی اور خوشی کے موقع پر اہتمام میلاد شریف کرنا یا اپنی حاجت پوری ہونے پر منت کے طور پر محفل میلاد کی منت پوری کرنا میلاد کی محافل کا رثواب سمجھ کر منعقد کی جاتی ہے۔ محفل میلاد میں ایک مخصوص جگہ خوشبو میں بسا کر خالی چھوڑ دی جاتی ہے کہ وہاں نبی کریم ﷺ تشریف لاتے ہیں اختتام میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر اس نقطہ نظر سے سلام پڑھا جاتا ہے کہ اب آپ اس محفل میں تشریف لے آئے ہیں پھر تبرک میلاد تقسیم ہوتا ہے جس کے کھانے سے برکتیں حاصل کی جاتی ہیں اس محافل میلاد میں میلاد گوہر، میلاد اکبر، میلاد نور وغیرہ نامی خرافات سے بھرپور کتابوں سے موضوع اور جھوٹی روایتیں پڑھی جاتی ہیں اور شرکیہ نعیتیں فلمی گانوں کی طرز پر گائی جاتی ہیں۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکاری ممکن نہیں کہ ان محافل کا اہتمام زیادہ تر ناجائز کاروبار کرنے والے یا رشوت خور یا بہت ہی احمق قسم کے لوگ کیا کرتے ہیں بہت کم ایسا ہوا ہوگا کہ کسی جائز کمائی والے یا شریعت اسلام کا علم رکھنے والے کے ہاں یہ بدعت پھلی پھولی ہو پھر یہ بات بھی

بڑی تعجب خیز ہے کہ ان حرام کھانے والوں کی محافل میلاد میں اللہ کے رسول بھی پہنچ جاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص کچھ مال جائز و ناجائز خرچ کر کے اللہ کے نبی ﷺ کو مجبور کر سکتا ہے کہ آپ کو ضرور بر ضرور ہمارے گھر آنا پڑے گا جن کی دہلیز پر متقی پرہیزگار لوگ قدم رکھنا پسند نہیں کرتے ان لوگوں کی محفل میلاد (مکان) میں آپ ﷺ اپنے صحابہؓ سمیت پہنچ جاتے ہیں۔ (استغفر اللہ) جیسا کہ اکثر اہل بدعت دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

یہ امر اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے کہ اکثر فاحشائیں (طوائف اپنے کوٹھوں پر محفل میلاد کا اہتمام کرتی ہیں اور جب احتراماً کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے پھر تو آپ وہاں پر بھی تشریف فرما ہوتے ہوں گے (نعوذ باللہ)

جن ناپاک جگہوں پر شرفاء اپنے قدم نہیں رکھتے ان ناپاک جگہوں پر اللہ کے رسول ﷺ کی تشریف آواری کے افسانے کیا اس بات کی وضع نشاندہی نہیں کرتے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے درحقیقت گستاخ رسول اور قابل گردن زونی ہیں کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے غلط عقائد اور جہالت کی وجہ سے وہاں پہنچا دیا جہاں جانے والے نہ شریف ہوتے ہیں اور نہ ہی شریفوں کی اولاد ہوتے ہیں یہ تمام قصور اس بدعتیانہ محفل میلاد کا ہے نہ آج یہ بدعت ہوتی اور نہ ہی یہ فاسد عقائد لوگوں کے درمیان فروغ پاتے۔

اللہ کے واسطے ان بدعات کو چھوڑ دیں غور تو کریں کہ ان بدعات نے سرف اسلام کی خوبصورت شکل ہی کو نہیں بگاڑا بلکہ ان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی توہین کی جا رہی ہے۔

جبکہ ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے والی قبر میں زندہ اور موجود ہیں اور درود و سلام وصول کرتے ہیں تو کیا آپ کی محفل میلاد میں حاضری سے قبر شریف خالی نہ ہو جائے گی؟ محافل میلاد کے علاوہ بالخصوص جمعہ کے دن فرقہ پرست لوگوں کی عبادت گاہوں میں جو کہ مساجد

ہی کہ نام سے منسوب ہیں نماز جمعہ کے بعد لاؤ اسپیکر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے اس فرقہ کی اکثر تقاریب بالخصوص محفل میلاد، جلسہ میلاد، محفل نعت، اور نعت کانفرنس، اور اذان سے پہلے یا بعد وغیرہ کا اہتمام بھی اس صلوٰۃ سلام کے ساتھ ہوتا ہے جو کہ کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے اور کھڑے ہونے کی وجہ پہلے گزر چکی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی تشریف آواری ہے۔

آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جب کبھی بھی آپ اپنے اصحاب کے درمیان تشریف لائے ہیں ہمیں اس بات کا ثبوت آج تک نہیں ملا کہ انہوں نے آپ کی تشریف آواری پر کھڑے ہو کر لہک لہک کر اور گا گا کر یا نبی سلام علیک، یا، مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، وغیرہ گایا ہو بیشک حق تعالیٰ خود بھی اُس کے فرشتے بھی آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

آج کے خود ساختہ طریقہ سوائے بدعت کے کچھ اور نہیں ہے اور اس بدعت کے کرنے والے رسول کے فرمان کو بغور پڑھ لیں کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے اور جہنم کا عذاب بڑا شدید ہے رب کائنات کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم کو ایمان کی دولت عطا فرمائے ہم ان بدعات کو چھوڑ کر محکمات پر عمل کریں۔

اب بھی وقت ہے تو بہ کر لیں شرک و کفر، بدعات چھوڑنے بڑے گناہ سے اور ہر اس کام سے جو شریعت اسلام کے خلاف ہو۔

اطاعت کریں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور ہر اس شخص کی جو اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف بلا تا ہو اور ساتھ دین اُن لوگوں کا جو راہِ مستقیم پر ہوں خود عمل کرتے ہوں اور دوسروں کو حق کی دعوت بھی دیتے ہوں ایسے ہی لوگ تو جنت کے حقدار ہوں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

کتابت امدادِ امت میں بعض ہونے پر ہم حضرت علامہ ہیں۔

موازنہ عید میلاد النبیؐ

عید میلاد النبیؐ نام نہاد مسلمانوں کے عقیدے میں

نام نہاد مسلمان بھی اللہ کے نبی ﷺ

کا میلاد مناتے ہیں (عید میلاد النبیؐ)

نام نہاد مسلمان بھی اللہ کے نبی ﷺ

کے یوم پیدائش کو عید کا دن سمجھتے ہیں۔

نام نہاد مسلمان بھی عید میلاد النبیؐ کے دن

بازاروں، گھروں اور مسجدوں کو سجاتے ہیں۔

آج کا بدعتی مسلمان بھی بازاروں میں

پہاڑیاں بناتے ہیں عیسائیوں کی تقلید میں اور ان

پر پلاسٹک کے مختلف کھلونے اور بت رکھتے ہیں

نام نہاد، نسلی مسلمان بھی یہی عقیدہ

رکھتے ہیں کہ "دم بدم پڑھو درورد

حضرت بھی ہیں یہاں موجود،

فرقہ پرست مسلمان بھی میلاد کے موقع

پر ڈھول اور باجوں کا استعمال کرتے ہیں۔

نسلی مسلمان بھی اللہ کے رسول ﷺ

کی شان میں شرکیہ نعیتیں پڑھتے ہیں۔

عید میلاد النبیؑ عیسائیوں کے عقیدے میں

۱۔ عیسائی اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام

کا میلاد مناتے ہیں (کرسمس ڈے)

۲۔ عیسائی اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام

کا یوم پیدائش کو عید کا دن سمجھتے ہیں۔

۳۔ عیسائی عید کے دن بازاروں،

گھروں اور گر جا گھروں کو سجاتے ہیں۔

۴۔ عیسائی بازاروں میں چرنی پہاڑیاں

میلاد دی درخت، (یعنی وہ درخت

اور پہاڑیاں جہاں عیسیٰ پیدا

ہوئے تھے) بناتے ہیں۔

۵۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ

عیسیٰ علیہ السلام ہماری ان خوشیوں

کے درمیان موجود ہیں۔

۶۔ عیسائی میلاد کے موقع پر ڈھول

اور باجوں کا استعمال کرتے ہیں۔

۷۔ عیسائی بھی اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام

کی شان میں شرکیہ نعیتیں پڑھتے ہیں۔

<p>فرقہ پرست مسلمان محمد مصطفیٰ ﷺ کو "نور" من نور اللہ (اللہ کے نور کا کچھ حصہ نور) کہتے اور مانتے ہیں۔</p>	<p>۸۔ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے اور مانتے بھی ہیں۔</p>
<p>نام نہاد کلمہ گو مسلمان بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو چاہو کرتے پھر، نبی کریم ﷺ روز قیامت شفاعت کر کے اپنے امتیوں کو بخشوالیں گے حالانکہ شفاعت صرف ایمانداروں کے لیے ہوگی۔ بدعتیوں کیلئے نہیں ہوگی۔</p>	<p>۹۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ سولی (صیلب) پر چڑھ کر ساری عیسائی امت کے گناہوں کا کفارہ دے گئے ہیں اب عیسائی چاہے کتنے ہی برے عمل کریں بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔</p>

فرمان رسول ﷺ: ترجمہ! جس نے کسی قوم کی مشابہت کی، وہ انہیں میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کو پڑھنے کے بعد نام نہاد مجبان رسول کو کانپ جانا چاہیے اور آخرت میں اپنے انجام سے ڈر جانا چاہیے بلکہ ابھی سے توبہ کرتے ہوئے اپنے غلط عقائد و اعمال کو حکم رسول اللہ ﷺ کے مطابق اختیار کرنے کی کوشش میں لگ جانا چاہیے۔

محترم قارئین: ذرا سوچئے اور سمجھیے تو سہی کہ شریعت اسلام نے مسلمانوں کو دو تہو واردیے یعنی دو عیدیں خوشیاں منانے کے دن دیئے ہیں۔

(۱) عید الفطر (۲) عید الاضحیٰ دونوں عیدوں کی دو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اور خطبہ بھی دیا جاتا ہے جب کہ عید کے دن روزہ رکھنا بھی حرام ہے اس لیے کہ سب باتیں سنت رسول ﷺ سے ثابت جو ہیں۔

تو کیا عید میلاد النبی کی بھی دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

تو کیا عید میلاد النبیؐ کا خطبہ بھی پڑھا جاتا ہے؟
 تو کیا عید میلاد النبیؐ کے دن روزہ رکھنا بھی حرام ہے؟
 تو کیا نبی کریم ﷺ کے دور میں عید میلاد النبیؐ (یعنی ۱۲ ربیع الاول کو عید کا درجہ دیا ہوتا تھا؟
 تو کیا خلفائے راشدین کے دور میں عید میلاد النبیؐ کے جشن منائے جاتے تھے؟
 تو کیا مشہور چاروں امام بھی عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کرتے تھے؟
 تو کیا اللہ تعالیٰ کے مکمل کیے ہوئے دین میں کہیں عید میلاد النبیؐ کا ذکر ملتا ہے؟
 تو کیا قرآن مجید میں عید میلاد النبیؐ کا ذکر موجود ہے؟
 تو معلوم یہ ہوا کہ قرآن و حدیث اور ان بہترین زمانوں میں یعنی ۲۳ سالہ دور نبوت میں تقریباً ۵۰ سالہ دور خلافت راشدہ میں ۱۱۰ سالہ دور صحابہ اکرمؓ میں ۲۰۰ سالہ دور قرطبہ میں اور تقریباً ۲۷۳ سالہ دور تبع تابعین میں لوگ اس تیسری عید بدعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔
 محترم بھائیو: یہی تضاد اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ تیسری عید میلاد النبیؐ بعد کی ایجاد ہے اور اس لیے اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں۔

۱۲ ربیع الاول کا دن

۲۳ مرتبہ آیا	۱۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت والی زندگی میں
۰۲ مرتبہ آیا	۲۔ ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں
۱۰ مرتبہ آیا	۳۔ عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں
۱۲ مرتبہ آیا	۴۔ عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں
۰۵ مرتبہ آیا	۵۔ علی مرتضیٰؓ کے دور خلافت میں
۲۰ مرتبہ آیا	۶۔ امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں

معزز قارئین:- اس کے بعد مسلمانوں کے دور خلافت کی عظیم تاریخ میں جملہ آئمہ محدثین اور فقہاء کے ادوار میں ۱۲ ربیع الاول کا دن کئی مرتبہ آیا اور عام دنوں کی طرح گزر جاتا رہا اور مسلمان ہمیشہ دو ہی عیدیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہی مناتے رہے اس تیسری عید بدعت کا کہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ فرمان رسول اللہ ﷺ: میری پیدائش سوموار کے دن کی ہے اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا (مسلم)

اور جب حساب لگایا جاتا ہے تو سوموار کا دن ۹ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور تاریخ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا، جہاں تک وفات کا تعلق ہے تو اس بارے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں، سب متفق ہیں کہ آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی پاکستان بننے سے پہلے ۱۲ ربیع الاول کے دن کو "۱۲ وفات" کا دن کہاں جاتا ہے اور اس نام سے سرکاری چھٹی ہوا کرتی تھیں یہ سب کچھ تو بعد میں فرقہ پرست مولویوں نے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے اسے عید میلاد النبی کا نام دیا۔

میرے عزیزو: شیطان نے ان لوگوں کو عشق و محبت کے دھوکے میں اس قدر اندھا کر دیا کہ ہوش ہی نہ رہا کہ اندھی عقیدت اور اندھی تقلید میں کس فعل بدعت کو شریعت سمجھ کر انجام دے رہے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول تو وفات کا دن ہے اور عاشقان رسول بحسن متا رہے ہیں؟

۱۲ ربیع الاول تو غم کا دن ہے اور غلامان مصطفیٰ خوشی میں بھنگڑے ڈال رہے ہیں اس دن تو صحابہ اکرم شدت غم سے نڈھال تھے اور عمر فاروقؓ جیسے جبری اور حوصلہ مند شخص تلوار سونٹے کھڑے تھے صحابہ اکرمؓ اور صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین روتی تھیں۔ زمین روتی تھیں آسمان روتا تھا مدینہ النبی کے در و دیوار روتے تھے اگر کوئی خوشی سے ناچتا ہوگا تو ملعون شیطان ہی ہوگا۔

معزز حضرات: اب آپ خود فیصلہ کر لیں آپ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟ اور اگر بالفرض تمارے حقیقتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ۱۲ ربیع الاول ہی کو نبی کریم ﷺ کی پیدائش کا دن تصور کر

لیا جائے تو مشاہدہ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ خوشی اور غم جب اکٹھے ہو جائیں تو پھر غم خوشی پر حاوی ہوتا ہے۔

نکاح، ولیمہ، اور دوسری خوشیوں کی تقاریب ٹھپ ہو کر رہ جاتی ہیں جیسے آپ کی ولادت صبح کے وقت ہوئی تھی ویسے ہی آپ کی وفات چاشت (صبح) کے وقت ہوئی تھیں پھر خوشی منانے کا جواز کیسا؟

قوالیاں

عبادت کی یہ انوکھی قسم صرف نام نہاد اور نسلی مسلمانان برصغیر کی ایجاد سے جس میں شیطان کی ذریت ڈھول، تاشے، باجے، راگ، ساز، اور تالیاں بجاتے ہوئے کبھی اللہ تعالیٰ کی حمد کبھی نبی اکرم ﷺ کی نعت اور کبھی اولیاء اللہ کی منقبت پڑھی جاتی ہے قوالی کی محافل نام نہاد کلمہ گو مسلمان ثواب دارین کے حصول کے لیے منعقد کرتے ہیں اکثر محفلوں میں روحانی سلسلوں کے پیر بلائے جاتے ہیں ان کی صدارت میں شیطان کی ذریت قوالیاں گاتے ہیں یہ قوالیاں نہ صرف شرکیہ الفاظ سے بھرپور ہوتی ہیں بلکہ ان میں بے حیائی کے بھرپور مظاہرے کئے جاتے ہیں کبھی کبھی تو شمع رسالت کے نام نہاد اور بے حیا پروانے شرم و حیا سے عاری ہو کر سر محفل ناچنا شروع کر دیتے ہیں اس رقص بے ہنگم کا احترامی نام اہل طریقت نے "وجد اور حال" رکھا ہے اس کے معنی یہ سمجھتے جاتے ہیں کہ صاحب وجد اس وقت عالم معرفت میں ہے عبد اور معبود کے درمیان سے تمام حجاب اس وقت دور ہو چکے ہیں ایسی کیفیت سے تو کبھی بھی نبی کریم ﷺ بھی دو چار نہ ہوئے جیسی کیفیت سے قوالی کی ان محافل میں یہ حضرات اکثر دو چار ہوتے رہتے ہیں رب کائنات سے معرفت حاصل کرنے کا یہ آسان نسخہ نہ تو اللہ کے رسول ﷺ کو صحابہ اکرامؓ کو تعین کو بھی معلوم نہ تھا مگر ان حضرات کو معلوم ہے۔

اے لوگو! اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان عالی شان ہے (میں آلات موسیقی کو منانے کے لیے بھیجا

گیا ہوں) اور دوسری طرف یہ حضرات آیات موسیقی کے ساتھ طلبوں کی تھاپ پر لعتیں پڑھیں تو کیا ان حضرات نے فرمان رسول ﷺ پر عمل کیا۔ یا فرمان کی مخالفت کی ہے؟

محترم قارئین! ذرا غور فرمائیے کہ تو الیاں گانے والے بھانڈا اور گویے خود کو عاشقان رسول ﷺ کہتے ہیں کیا محبت رسول ﷺ کے یہی تقاضے ہیں کے آپ کے فرمان مبارک اور سنتوں کی مخالفت کی جائے؟

قوالی کی یہ محافل ثواب دارین کے حصول کا ذریعہ ہو سکتی ہیں جہاں ناچ گانا ہوتا ہو؟ قرآن وحدیث کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوتی ہو کیا اس کا ثبوت صحابہ کرام سے بھی ملتا ہے اگر انہوں نے کبھی اس طرح (نعوذ باللہ) ڈھول تاشے بجائے ہوں اور حال (وجد) پھیلے ہوں نہیں اللہ کی قسم کسی صحابی رسول نے یہ کافرانہ اور جاہلانہ کام نہیں کیا پھر آج کا کلمہ گو نام نہاد مسلمان وہ کام کر رہا ہے جس کا ثبوت کسی بھی سنت رسول ﷺ سے نہیں ملتا۔

حیرانی یہ بھی ہے کہ قوالی کی یہ محافل تبلیغ دین کا ایک ذریعہ سمجھی جاتی ہیں یہ بات میں نے ایک شیطان چیلے قوال کے انٹرویو میں پڑھی تھی اس نے کہا تھا کہ امریکہ اور کینیڈا میں جب ہم نے قوالی پڑھی تو بہت سے انگریزوں نے اس پر دھمال ڈالی جو کہ اسلام کی حقانیت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے قارئین! ذرا غور تو کریں کہ انگریز کا قص کرنا یہ شیطان کا چیلہ حقانیت اسلام سمجھتا ہے اگر اسلام کی حقانیت یہی ہے تو پھر یہ وہ اسلام تو نہ رہا جو محمد ﷺ نے عرب و عجم پر پیش کیا تھا جس کی تعلیمات میں الحیاء شعبۂ من الایمان ترجمہ: حیا جزو اسلام ہے تو پھر اس ناچ گانے کی اسلام سے کیا مطابقت ہے؟

اس ناچ گانے کی محفل کو جس میں نام نہاد عاشقان رسول ﷺ دھمال ڈالتے ہیں اور وجد کرتے ہیں محفل سامع کہہ دینے سے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی بہت سے لوگ قوالی کی محفل کو دین کا

جزو سمجھتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ہمارے پاکستان کے شہر کراچی میں بدعتیوں اور جاہلوں کی ایک تنظیم کی طرف سے صدر ریگل کے علاقہ میں چند منشیات کے عادی ہڈ حرام ملنگوں اور تلنگوں نے اجتماعی دھمال ڈالی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ٹی وی پر اولیاء کے عرس کی تقریبات اور قوالی کی محفل سماع بھی دکھایا کرے ان جاہل لوگوں کے نزدیک قوالی کی حیثیت عبادت کی ہے اس سلسلہ میں چند روایات بھی سینہ بہ سینہ عوام میں چلی آرہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ محافل سماع میں شرکت فرماتے تھے اور قوالیاں بڑی رغبت سے سنتے تھے (استغفر اللہ) حالانکہ ان روایات کی کوئی حقیقت نہیں اس لیے کہ آلات موسیقی سے آپؐ بے انتہا نفرت فرماتے تھے آپؐ ہی کا ارشاد گرامی ہے کہ **الْجَرَسُ مِنْ مَنِيْدِ امِيْرِ الشَّيْطَانِ** یعنی گھنٹیاں شیطانی باجے ہیں پھر یہ کیوں کر ممکن ہے کہ ایک طرف آپؐ کی تعلیمات تو موسیقی کے خلاف ہو اور دوسری طرف شوق سے آپؐ موسیقی بھی سنا کرتے ہوں کیا یہی اسوہ رسول ہے جسے محفل سماع والے پیش کرتے ہیں؟ معزز قارئین:- قوالی کی محافل جو محفل سماع بھی کہلاتی ہے شرک و کفر اور بدعت کے سوا اور کچھ نہیں ان کے ذریعے دین کی بلکہ شیطان کی خدمت کی جارہی ہے۔ اللہ کے واسطے اے لوگوں اپنے ایمان کی فکر کریں۔ اور ان خرافات سے جلد از جلد اپنا دامن چھڑائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالص ایمان عطا فرمائے۔ اور ان بدعات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

توجہ فرمائیں: اس کتابچہ کو تالیف کرنے کا مقصد کسی فرقہ خاص یا فرد واحد پر کچھ اچھا لانا مقصود نہیں کیونکہ مجھ ناچیز کا تعلق کسی بھی فرقہ یا سیاسی جماعت سے نہیں ہے۔ میں تو صرف مسلمان ہوں یہ تو کوشش ہے دین اسلام کی تبلیغ اور اصلاح عام کی "شکریہ"

برکت اللہ پانی پتی گوجرانوالہ

چندہ بازی

میلادی ٹیکس ۱۲ ربیع الاول سے پہلے اکثر میلادی اوباش اور جاہل نوجوان اپنے اپنے علاقے کی گذرگاہیں روک کر آنے جانے والے لوگوں سے زبردستی میلادی ٹیکس وصول کرتے ہیں اگر کوئی ان کی تیسری عید منانے کے لیے چندہ نہ دے تو یہ حضرات اُس کی بے عزتی کرتے ہیں اور کبھی کبھار تو لڑائی تک نوبت آ جاتی ہے تعجب ہے کہ یہ لوگ ہر کسی سے بھیک مانگ کر اپنی تیسری عید بدعت مناتے ہیں۔

رسیدی چندہ اکثر حضرات جعلی رسید بک لے کر لوگوں سے مسجد یا مدرسہ کے لیے شہر در شہر چندہ مانگتے پھرتے ہیں اور کافی عرصہ سے لوگ چندہ وصول کر رہے ہیں نہ تو مسجد تعمیر ہوتی ہے اور نہ کوئی مدرسہ تعمیر ہوتا ہے جب کہ پاکستان میں تقریباً کوئی ایسا مقام نہیں ہے کہ جہاں کوئی مسجد یا مدرسہ نہ ہو۔ چندے کا غلہ مسجد یا مدرسے کے باہر اکثر دوکانوں پر جہادی اور چندے کا غلہ رکھا ہوتا ہے ان غلوں میں ہر کوئی شخص مثلاً سود خور، جواری، بلیکیہ، چور، یا ذخیرہ اندوزی کی ناجائز کمائی یا کوئی مشرک و کافر، منافق و بدعتی چندہ کے طور پر روپے ڈال دیں تو بھی یہ حضرات بغیر کسی تحقیق کے مسجد یا مدرسہ کی عمارت پر خرچ کر دیتے ہیں یا خود بغیر کسی پرہیز کے کھا جاتے ہیں۔

قبر کا نذرانہ اکثر ڈرائیور حضرات سڑک کے کنارے بنے ہوئے مزارات کے احترام میں گاڑی کی رفتار کم، ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈ کی آواز بند کر کے مجاور صاحب کو قبر کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اس خوف و ڈر سے کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو حضرت ولی اللہ صاحب (قبر والا) ہمارا ایکسڈنٹ کروائیں گے۔ (ناحق ظلم) یا گاڑی میں کوئی خرابی (نقصان) پیدا ہو جائے گی یہی ڈرائیور جب اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر (مسجد) کے قریب سے گزرتے ہیں تو نہ گاڑی کی رفتار کم ہوتی ہے اور نہ ہی ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈ پر فحش گانوں کی آواز بند ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ صاحب قبر کا ڈر و خوف اور احترام ہوتا ہے۔

چادر کا چڑھاوا | بھیک مانگنے کا ایک یہ بھی انداز ہے کہ چار آدمی سبز رنگ کی چادر کو پکڑے دو آدمی ڈھول بجاتے چند آدمی ملنگی ڈانس (دھمال ڈالنا) کرتے ہوئے شہر اور گاؤں کے گلی، بازاروں میں حضرت صاحب کی قبر کے لیے چادر اور اپنے لیے نوٹ اکٹھے کرتے پھرتے ہیں۔

لنگری چندہ | پاکستان میں آپ جس شہر سے گزریں۔ اسی شہر کے مزاراتی ملازم لنگری چندہ وصول کرنے والے آجائیں گے۔ مثلاً عبداللہ شاہ غازی، منگو پیر کراچی، لال شہباز سیون، شمس الدین تبرز، بہاؤ الدین زکریا ملتان، فرید الدین گنج شکر پاکپتن، بلیسہ شاہ قصور، علی حسن جھویری مادھولال، میاں میر، پیر کی لاہور، ذوالعہ شاہ گجرات، سلطان باہو جھنگ، دمڑی سرکار، بڑی امام اسلام آباد، اور گیارہویں وغیرہ لنگری چندہ مانگا جاتا ہے۔

محترم قارئین: کیا اس قسم کے چندہ بازی کی کوئی شرعی حیثیت بھی ہے؟ آخر یہ لوگ اس مہنگائی کے دور میں کب تک غریبوں کا خون چوستے رہیں گے۔

آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ سے امت مسلمہ کو اور طالبین علوم شریعت کو نفع پہنچائے اور میں ابتدا میں بھی اور خاتمہ پر بھی رب العزت کی حمد کرتا ہوں اور اس کے بندے، رسول، پیغمبر اور آخری نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔

گزارشات | میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سو فیصد درست ہے جب کہ کوئی تحریر حروف آخر نہیں ہوتی اس لیے کہ ہر تحریر انسانی کوشش کے تحت اصلاح طلب ضرور ہوتی ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ میری تالیفات میں جو تحریریں صحیح ہوں ان کو قبول فرما کر اپنی اصلاح کر لیں اور جو غلط ہو اس سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جائے۔ شکریہ۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

برکت اللہ پانی پتی